ایبسٹریکٹ (اختصاریہ)

(Abstract)

(شمارہ-۲۳)

ڈاکٹر مظہر علی طلعت
ٹیچنگ ریسرچ ایسوسی ایٹ، شعبہ اُردو
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

محمد اسحاق خان
اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

- **رائے منّو لال تھامسن، سِوَل انجینئرنگ کالج، رڑکی ایک گمنام مترجم**

ساجد صدیق نظامی

زیرِ نظر مضمون تھامسن سول انجینئرنگ کالج رڑکی، اتراکھنڈ انڈیا کے ایک گمنام مترجم رائے منّو لال کی خدمات پر مشتمل ہے۔ اس مقالے میں مصنف کا خیال ہے کہ تھامسن سول انجینئرنگ کالج رڑکی کی ٹیکنیکی اور سائنسی نثر کے حوالے سے کافی حد تک خدمات کو نظرانداز کیا گیا اور اس کالج کے مترجم اور مرتب رائے منّو لال کی مترجم کی حیثیت سے خدمات بھی سامنے نہیں آسکی۔ مصنف کے خیال میں اس مذکورہ کالج اور اس کے مترجم اور مرتب رائے منّو لال کی سائنسی نثر کی ترقی اور ترویج میں خدمات قابلِ تحسین اور ناقابلِ فراموش ہیں۔ مصنف نے رائے منّو لال کے تراجم کے علاوہ سول انجینئرنگ کالج رڑکی کے دیگر مترجمین کی بھی نشاندہی کی ہیں۔

- **ترجمہ میر سوز در 'تذکرۂ شعرائے اردو'، از خیراتی لعل بے جگر**

ڈاکٹر زاہرہ نثار

زیرِ نظر مضمون اردو تاریخ ادب کے کلاسیکی عہد کے شاعر میر سوز کی شاعری کو موضوع بحث بناتا ہے میر سوز کا شمار اپنے عہد کے کلاسیکی عہد کے نمایاں شعرا میں ہوتا ہے وہ عمدہ شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین نثر نگار بھی تھے۔ ''تذکرہ شعرائے اردو'' از خیراتی لعل بے جگر میں شامل ترجمہ، میر سوز ان کے بہترین اور نایاب اشعار کے ساتھ ساتھ ان کے مختصر احوال پر مبنی ہے۔ سوز کی شاعری کا موضوع اور اسلوب فکر انگیز ہے۔ مذکورہ تحقیقی مقالے میں ترجمہ میر سوز کی بحالی کے ساتھ ساتھ اس میں مندرج کلام کا ''کلیات میر سوز'' از ڈاکٹر زاہد منیر عامر سے تقابل بھی پیش کیا گیا ہے جس سے مطبوعہ و غیر مطبوعہ کلام کا اختلافِ نسخ بھی سامنے آتا ہے۔ مزید یہ کہ اس مقالے کے توسط سے غیر مطبوعہ یا سوز سے منسوب کلام کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔

- **اردو اور چینی میں رنگوں کے نام اور ان کا استعمال: تقابلی مطالعہ**

ڈاکٹر ظفر احمد/شن ژن من

پاکستان اور چین دو ہمسایہ، دوست اور سرحدوں کے اشتراک کے حامل دو ممالک ہیں۔ ان دونوں ممالک کی اپنی اپنی ثقافت اور زبان ہیں۔ زیر نظر مضمون میں چین اور پاکستان کی زبانوں میں رنگوں کے الفاظ کس طرح کی ثقافتی پہچان کے حامل ہیں۔ مصنفین نے رنگوں کے الفاظ کی دونوں ثقافتوں میں امتیاز کو واضح کیا ہے۔ سرخ یا لال رنگ کو چینی ثقافت میں بہت اہم مقام حاصل ہے۔ جبکہ یہی رنگ اردو میں خون کی نسبت رکھتا ہے۔ اردو میں یہ لفظ عزت، غصے، خطرے اور کسی حد تک کامیابی و کامرانی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مضمون میں کالے، پیلے، نیلے، لال، سبز اور نارنجی رنگوں کے ثقافتی پس منظر کی نشاندہی کی گئی ہیں۔

- **ادبی تحقیق میں مکتوبات کی موضوعاتی اہمیت**

محمد عامر سہیل

موجودہ مقالے میں مصنف نے تحقیق میں مکتوبات کی اہمیت اور ضرورت پر بحث کی ہے۔ تحقیق کے ماخذات کی حیثیت سے مکتوبات کی کلیدی اہمیت ہے۔ زیر نظر مضمون میں مصنف نے مکاتیب کو جہات، موضوعات، تناظرات، اور سیاق وسباق کے حوالے سے اہم ترین تحقیقی ماخذ قرار دیا ہے۔۔

- **شمس الرحمٰن فاروقی کے تنقیدی نظریات پر اعتراضات** (اُردو کا ابتدائی زمانہ کے تناظر میں)

محمد سہیل اقبال/محمد راشد اقبال

زیر نظر مقالے میں مضمون نگار نے مشہور و معروف نقاد شمس الرحمٰن فاروقی کے تنقیدی نظریات پر کچھ سوال اٹھائے ہیں۔ مصنف نے لکھا ہے کہ شمس الرحمٰن فاروقی نے اپنی کتاب اردو کا ابتدائی زمانہ میں ہابسن جابسن کے حوالے پر اعتراض اٹھائے ہیں۔ مضمون نگار کا خیال ہے کہ اوپر مذکورہ ادبی مسئلے کے حوالے سے شمس الرحمٰن فاروقی کے یہ اعتراضات قیاسی ہیں۔ مصنف نے جن اعتراضات کی نشاندہی کی ہے ان اعتراضات کے حوالے سے اپنا تحقیقی نقطہ نظر بھی پیش کیا ہے۔ لیکن شمس الرحمٰن فاروقی سے اختلاف کرتے ہوئے مصنف نے کئی بھی تحقیقی رویے سے ہٹ کر کسی خیال کا اظہار نہیں کیا۔

- **علمی متون میں ثقافتی حوالوں کے ترجمے کے مسائل**

ماریہ ترمذی/ڈاکٹر غلام فریدہ

پیش کردہ مقالے میں مصنفین نے علمی متون میں ثقافتی حوالوں کے تراجم کے کچھ مسائل کی نشاندہی کی ہے۔ مصنفین نے ترجمے کے اندر ثقافتی حوالوں کو بیان کرتے ہوئے ثقافتی عناصر کی منصفانہ پیش کش کو مدنظر رکھ کر ترجمہ کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ مصنفین کا خیال ہے کہ زبان میں موجود ضرب الامثال، محاورے، کہاوتیں، ثقافت کے اظہار کے وسیلے ہیں۔ ان کو ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنا مترجم کے لیے بہت دشوار عمل ہوتا ہے۔ جسے سر کرنا مترجم کی خاص ذمہ داری ہوتی ہیں۔ تاکہ ثقافتی پس منظر مجروح نہ ہونے پائے۔

- **اُسلوب: فنی اصطلاح یا شخصی عکس**

ڈاکٹر عبدالودود قریشی

موجودہ مقالے میں اسلوب کو ایک فنی اصطلاح یا شخصی عکس کے زاویے سے زیر بحث لایا گیا ہے۔ مصنف نے اسلوب کی لسانیتی توجیہہ کے علاوہ اسلوب کے ساتھ منسلک دوسرے لاثانی زمروں کی بھی نشاندہی کی ہے۔ مقالہ نگار کا خیال ہے کہ ہر تحریر کے مصنف کا علم، مشاہدہ، تجربہ، کردار، فلسفہ حیات جیسے عوامل مل کر مصنف کی انفرادیت کی تشکیل کرتے ہیں جس سے اس کا اسلوب سامنے آتا ہے جو اسی کا پرتو ہوتا ہے۔ اس سے اس کی ذات کو بآسانی سمجھا جا سکتا ہے۔

- **کلیاتِ صبیح رحمانی: ماحولیاتی تنقیدی تناظر کی روشنی میں**

محمد الیاس (الیاس بابر اعوان)

مقالہ میں صبیح رحمانی کی کلیات کو ماحولیاتی تنقید کے اصولوں کی روشنی میں پرکھنے کی کوشش کی گئی ہے اور کلیات صبیح رحمانی کو زیر بحث لاکر مصنف نے یہ رائے دی ہے کہ بیسویں خوبصورت نعتیہ اشعار پر مبنی کلیات صبیح رحمانی قاری کو نہ صرف روایت بلکہ معاصر فکری اور لسانی حسیات سے جوڑے رکھتی ہیں۔ بلکہ نعت کو ایک نئے منطقے میں داخل کرتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ صبیح رحمانی کی نعتیہ کلیات کو ایک نئے تناظر میں اس مضمون میں زیر بحث لایا گیا ہے۔

- **ناصر عباس نیر کے افسانوں میں نفسیاتی حقیقت نگاری**

محمد نصر اللہ

زیر نظر مضمون مشہور ادیب، نقاد اور مصنف ناصر عباس نیر کے افسانوں کی نفسیاتی جہات کو بیان کیا گیا ہے۔ اگرچہ ناصر عباس نیر کے تخلیقی کام کے علاوہ شعریات، جمالیات مابعد نوآبادیات، ثقافتی شناخت، اور استعماری اجارہ داری کے موضوعات پر بھی بہت کچھ شامل ہیں لیکن مصنف نے ناصر عباس نیر کی افسانہ نگاری تخلیقی جہات کو بیان اور اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ مصنف نے ناصر عباس نیر کے افسانوں کے کرداروں اور واقعات کو بیان کرتے ہوئے افسانوں سے اقتباسات کو شامل کیا ہے اور ان پر نفسیاتی نقطہ نظر سے بحث کی ہے۔

- **انور مسعود کی شاعری میں طنز و مزاح کا المیاتی پہلو**

آمنہ بی بی / ڈاکٹر قرۃ العین طاہرہ

مقالے میں مصنفین نے مشہور شاعر، مزاح نگار اور تخلیق کار انور مسعود کی شاعری میں طنز و مزاح کے المیاتی پہلو کا احاطہ کیا ہے۔ مصنفین نے انور مسعود کے طنز و مزاح کے ظاہری عنصر کو دیکھتے ہوئے ان کے طنز و مزاح کے المیاتی تاثر پر بھی رائے دی ہیں۔ مصنفین کا خیال ہے کہ ایک اعلیٰ طنز و مزاح نگار ہنسی ہنسی میں افراد معاشرے کو نہ صرف ان بنیادی کمزوریوں، برائیوں اور کج ادائیوں سے آگاہ کرتا ہے جو ان کے لیے انفرادی و اجتماعی، سماجی و معاشی اور خانگی دکھوں اور المیوں کا باعث بنتے ہیں۔ بلکہ اصلاح یعنی طریقہ علاج بھی تجویز کرتا ہے، مقالے کے مصنفین کو انور مسعود کی طنزیہ و مزاحیہ شاعری میں یہی المیاتی صفت واضح محرک کی حیثیت سے نظر آتی ہے۔

- **ملی نغموں میں جذبہ وطنیت کی روایت**

انصر عباس رڈاکٹر کامران عباس کاظمی

زیرِ مطالعہ مضمون میں مصنفین نے پاکستانی اردو ملی نغموں میں دیگر جہات کے علاوہ جذبہ وطنیت کی سمت کو پیش کیا ہے۔ مصنفین کا خیال ہے کہ ملی نغموں میں جذبہ وطنیت کو بدرجہ اتم پروان چڑھایا ہے۔ جذبہ وطنیت کی پرورش اور آبیاری میں جہاں دیگر عناصر اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ وہاں ملی نغمے ملک و وطن کے بحرانی حالات میں جذبہ وطنیت، حب الوطنی اور عشق قوم و ملت کو ابھارتے اور پروان چڑھاتے ہیں۔ مصنفین کا خیال ہے کہ ملی نغمے بحیثیت اردو ادب کی ایک صنف کے بنیادی طور پر پاکستان اور عالم اسلام سے والہانہ محبت کا اظہار کہلائے جاسکتے ہیں۔ زیرِ نظر مقالہ اس ذیل میں ستمبر ۱۹۶۵ء کی پاکستان ہندوستان جنگ میں ملی نغموں کے پاکستانی قوم کے جذبہ وطنیت کے ابھارنے اور قوم کو پرجوش کرنے میں کس طرح کردار ادا کیا کو بھی بحث کرتا ہے۔

- **اردو افسانہ ''کفن''، متنی تنقید کے تناظر میں**

ڈاکٹر طاہر نواز

اردو افسانے کی روایت میں افسانہ ''کفن'' بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ جس نے نہ صرف اپنے عہد کے افسانہ نگاروں کو بلکہ بعد میں آنے والے افسانہ نگاروں اور افسانے کی روایت کو بہت زیادہ متاثر کیا ہے۔ اس افسانے کا شمار آج بھی اردو کے نمایاں ترین افسانوں میں ہوتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ یہ افسانہ ترقی پسند تحریک کا مینی فیسٹو قرار پایا تھا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اس افسانے کو ہر اعتبار سے ایک مکمل افسانہ قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ افسانہ واقعی ہر اعتبار سے بھی اتنا ہی مکمل ہے؟ کہیں اس افسانے میں کوئی سقم تو موجود نہیں؟ اور اگر کوئی سقم موجود ہے تو وہ اس افسانے کی ساخت کو کس طرح متاثر کر رہا ہے؟ مقالہ نگار نے انہی سوالات کو زیرِ بحث لاتے ہوئے افسانے کا متنی تنقید کے تناظر میں افسانے کا جائزہ پیش کیا ہے۔

- **نقاد کی پیمائش**

حافظ صفوان محمد

محمد حسن عسکری بطور نقادِ ادب کیا مقام رکھتے ہیں اور آج کی ادبی دنیا میں ان کی کیا اہمیت اور تعلق (Relevance) ہے، اِن سوالات کا جواب اِس طویل مقالے میں ملتا ہے۔ اِس کا پہلا حصہ اِس شمارے میں شامل ہے۔ دوسرا حصہ اگلے شمارے میں پیش کیا جائے گا۔

- **اسطورہ اور ڈاکٹر سلیم اختر کے افسانے**

ڈاکٹر ناہید ناز

اسطورہ سے مراد ایسی کہانی جس کی صداقت عام طریقے سے ثابت نہ ہو سکے۔ یہ اساطیری قصے کہانیاں کائنات میں افسانوں کا قدیم ترین روپ ہیں۔ یہ کہانیاں مافوق الفطرت عناصر پر مبنی ہوتی ہیں جن میں دیوی دیوتاؤں یا ان کی نمائندہ شخصیتوں کے اوصاف یا کارنامے بیان کیے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر سلیم اختر کے افسانوی ادب میں اساطیری روایات سے گہری شناسائی اور انسیت نظر آتی ہے جو ان کی اساطیر، اینتھر اپولوجی اور پیرا سائکالوجی میں گہری دلچسپی کا نتیجہ ہے۔ زیر نظر تحقیقی مضمون میں ڈاکٹر سلیم اختر کے افسانوں میں اساطیری روایات کا کھوج لگانے کی کاوش کی گئی ہے۔

- **یوسف عزیز مگسی کا افسانہ ''تکمیل انسانیت''؛ بازیافتِ متن کا حال اور تنقیدی قرات**

ڈاکٹر فیصل ریحان

زیر نظر مقالہ بلوچستان میں اردو نثر کے ارتقا، سفر اور منازل کی نشاندہی کرنے کے ساتھ ساتھ یوسف عزیز مگسی کے افسانے ''تکمیل انسانیت'' کی تنقید پر مشتمل ہے۔ مقالہ میں مصنف نے افسانے ''تکمیل انسانیت'' بلوچستان میں اردو کا پہلا افسانہ شمار کرتے ہوئے بلوچستان میں اردو کے ابتدائی نقوش کی نشاندہی کی ہے۔ مصنف نے مذکورہ افسانے کی اشاعت کے مراحل کو بھی موضوع بحث بنایا ہے۔ مصنف نے یوسف عزیز مگسی کے افسانے ''تکمیل انسانیت'' کے متن کی بازیافت کی بھی کہانی بیان کی ہے اور اس افسانے کی تنقیدی قرات کر کے افسانے کی گرہوں کو کھولنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔